سوال

(607) حق مہر مؤخر کرنا اور حق مہر سے زکاۃ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حق مہر کو موخر کیا جا سکتا ہے، اور کیا اس میں زکاۃ واجب ہو گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حق مہر کو موخر کیا جا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَوفوا بِالعُقودِ ١ ... سورة المائدة

''اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔''

کسی عہد، معاہدہ اور اقرار کو پورا کرنا یہی ہے کہ اس کی ادائیگی کی جائے اور جو شرط کی ہے، وہ بھی پوری کی جائے۔ کسی بھی معاملہ یعنی عہد، معاہدہ، اقرار (ایگریمنٹ) کا پورا کرنا اس کی شرطوں کے ساتھ مشروط ہے۔ تو جب کسی نے سارے کا سارا حق مہر موخر کیا ہو یا اس کا کچھ حصہ تو اس میں حرج نہیں، لیکن اگر اس کی تاریخ مقرر کی گئی ہو تو اس تاریخ تک ادا کرنا لازم ہے۔ اور اگر تاریخ معین نہ ہو تو علیحدگی کی صورت میں مثلاً طلاق، فسخ یا موت وغیرہ کی صورت میں فوراً ادا کرنا ہو گا۔ اور حق مہر مؤجل میں اگر شوہر غنی اور مالدار ہو تو عورت کو زکاۃ دینی واجب ہو گی، اور اگر وہ فقیر ہو تو لازم نہیں ہے۔

اگر لوگ یہ مسئلہ سمجھ جائیں اور قبول کر لیں یعنی حق مہر موخر اور مؤجل بھی ہو سکتا ہے تو بہت سے لوگوں کے لیے شادی کا مسئلہ آسان ہو جائے۔

اور عورت کے لیے جائز ہے کہ اس مہر مؤجل سے دست بردار بھی ہو جائے، بشرطیکہ سمجھدار ہو۔ لیکن اگر شوہر اسے مجبور کرے یا طلاق کی دھمکی دے کر اس سے معاف کرائے تو یہ ساقط نہیں ہو گا، کیونکہ عورت کو مہر معاف کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 433

محدث فتویٰ